نکاح سے قبل اور بعد میں ساس سے زنا کرنے کے شرعی اثرات

الآثار الشرعية لزنا الزوج بأم زوجته قبل النكاح وبعده

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

نكاح سے قبل اور بعد ميں ساس سے زنا كرنے كے شرعی اثرات

ايك شادی شده عورت كے خاوند نے بيوی كی ماں سے كئی بار زنا كا ارتكاب كيا ہے، بيوی كو معلوم نہيں ہو رہا كہ وہ ماں كے ساتھ كيا كرے اور خاوند كے ساتھ كيا سلوك كرے، وہ ا اس معاملہ سے بہت پريشان ہے اسے كيا كرنا چاہيے ؟

الحمد لله
اول:

كسی شخص كو حق نہيں كہ وہ كسی دوسرے پر زنا كے ارتكاب كا دعوی كرے، الا يہ كہ جب تك شرعی طريقہ سے اس كا ثبوت نہ مل جائے اور شرعی طريقہ يہ ہے كہ يا تو وہ خود زنا كا اعتراف كرے، يا پھر چار عادل گواه زنا ہونے كی گواہی ديں جس نے بھی كسی دوسرے كی طرف بغير كسی دليل كے زنا كے ارتكاب كی نسبت كی تو وہ اس پر بہتان لگا رہا ہے جو كہ كبيره گناه ہے، اور ايسا كرنے والے كو حد قذف ميں اسی كوڑے لگائے جائينگے.

الله سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور جو لوگ پاكدامن مومن عورتوں پر بہتان لگاتے ہيں اور پھر چار گواه پيش نہيں كرتے تم انہيں اسی كوڑے لگاؤ اور ان كی كبھی بھی گواہی قبول نہ كرو اور يہی فاسق لوگ ہيں مگر وہ جو اس كے بعد توبہ كر ليں اور اپنی اصلاح كريں يقينا الله تعالی بخشنے والا اور رحم كرنے والا ہے النور (٤ - ٥).

دوم:
اگر سوال كرنے والی كے ہاں وہ كچھ ثابت ہو جو اس نے سوال ميں بيان كيا ہے كہ خاوند نے اپنی ساس كے ساتھ زنا كا ارتكاب كيا ہے تو يہ علم ميں

ہونا چاہیے کہ وہ دونوں اللہ کے عذاب اور ناراضگی کے مستحق ہیں، اور انہیں دنیا میں بھی سزا ہو گا.

عورت کو اس لیے کہ وہ شادی شدہ ہے اور وہ رجم کی مستحق ہے، یعنی پتھر مار مار کر اسے ہلاك کر دیا جائے، اور وہ شخص اگر تو وہ زنا کے وقت شادی شدہ تھا تو اسے بھی رجم کیا جائیگا، اور اگر وہ شادی شدہ نہ تھا، بلکہ اس نے شادی سے قبل زنا کیا تو اسے ايك سو کوڑے مارے جائینگے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ايك کو ايك سو کوڑے مارو، اور تمہیں اللہ کے دین میں ان سے کوئی نرمی نہیں برتنی چاہیے، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ ان دونوں کو سزا کے وقت مومنوں کا ايك گروہ وہاں موجود ہو النور (٢).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ايك شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں آیا اور آ کر کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کر لیا ہے - یعنی اپنی مراد لے رہا تھا - چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا، تو وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اعراض کر کے منہ دوسری طرف کر لیا، اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ گیا، جب اس شخص نے اپنے خلاف چار گواہی دیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا:

کیا تم پاگل ہو ؟ تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں میں پاگل نہیں ہوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو ؟ تو اس نے عرض کیا جی ہاں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اسے لے جاؤ اور اسے رجم کر دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٦٤٣٩) صحیح مسلم حدیث نمبر (١٦٩١).

المحصن: اسے کہا جاتا ہے جس کی شادی اور دخول ہو چکا ہو، چاہے شادی کے بعد طلاق ہو جائے یا پھر خاوند یا بیوی فوت ہو چکی ہو.

بلکہ امام احمد ـ ایك روایت میں ـ کا کہنا ہے:
ایسا کرنے والے کو ہر حال میں قتل کر دیا جائیگا، یعنی جس نے کسی محرم عورت سے زنا کیا تو اسے قتل کیا جائیگا چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، اور چاہے وہ محرم نسب میں سے ہو یا سسرالی محرم یا رضاعت کے اعتبار سے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جابر بن زید اور اسحاق اور ابو ایوب اور ابن ابی خیثمہ کا بھی یہی کہنا ہے " اھـ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (١٢ / ٣٤١).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر بدکاری محرم کے ساتھ ہو تو یہ تو بالکل انتہائی تباہی ہے، امام احمد وغیرہ کے ہاں ایسا کرنے والے کو ہر حالت میں قتل کیا جائیگا "

دیکھیں: روضۃ المحبین (٣٧٤).

آیا بیوی کی ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بیٹی کے ساتھ نکاح کی حرمت واجب ہوتی ہے یا کہ موجود شدہ نکاح فسخ ہو جائیگا:

اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے اور راجح یہی ہے کہ اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور نہ ہی نکاح فسخ ہوتا ہے.

ہم نے اس مسئلہ کو تفصیل کے ساتھ سوال نمبر (٧٨٥٩٧) کے جواب میں بیان کیا ہے اس کا مطالعہ کریں.

سوم:
اب بیوی کے ذمہ یہ واجب ہے کہ:

١ ۔ اس معاملہ پر اس وقت تك كوئی احکام یا تصرفات مت بنائے جب تك کہ اس زنا کی قطعی ثبوت نہ مل جائے.

٢ ۔ اپنی ماں کو نصیحت کرے ۔ اگر زنا کا دعوی ثابت ہو جائے تو پھر ۔ کہ وہ سچی توبہ کرے، اسے توبہ کی ضرورت ہے.

٣ ۔ اگر واقعتا نکاح کے بعد اس کی ماں کے ساتھ زنا ہوا ہے تو اپنے خاوند کو نصیحت کرے کہ وہ اس جرم سے سچی توبہ کرے، اور اس کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی ماں سے رہائش دور لے جائے، اور ملاقات میں بھی کمی کرے حتی کہ اس فعل میں تکرار نہ ہو سکے، اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو طلاق لینے کی کوشش کرے، اور اس کے لیے خاوند سے ساتھ باقی رہنا حلال نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے عفت و عصمت کی مالك مومنہ عورت کا ایك زانی مرد سے نکاح حرام کیا ہے.

ہمیں اس کا قوی ادراك ہے کہ ہماری اس عزیز بہن کو کتنی شدید قسم کی آزمائش کا سامنا ہے، جب کسی بیوی کا خاوند زنا کا مرتکب ہوتا ہے تو عورت کو کتنی تکلیف ہوتی ہے اور اس پر یہ چیز کتنی شاق گزرتی ہے!!

اور اس سے بھی زیادہ تکلیف تو اس وقت ہوتی ہے اور دل اور نفس غیض و غضب کاہزار بار شکار ہوتا ہے جب زنا بیوی کی ماں سے کیا جائے!! تو پھر اس کی ماں سے زنا کرنے والا اس کا اپنا محبوب خاوند ہو یہ بہت بڑی آزمائش اور تکلیف دہ چیز ہے .

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس کے غم اور تکلیف کو دور کرے، اور اسے صبر و حکمت عطا فرمائے.

اور ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ - وہ اپنی زندگی کے بارہ میں کوئی بڑا فیصلہ کرنے سے قبل - اس کے انجام کے بارہ میں ا چھی طرح غور و فکر کر لے:

جب وہ اپنے خاوند سے علیحدگی کا فیصلہ کرے گی تو اس وقت ممکن ہے وہ گھر میں اپنی ماں کے ساتھ رہے، اور اسی ماں نے یہ سب کچھ کیا ہے، اور پھر اس کے گھر کی خرابی و تباہی اس کے ہاتھ پر ہو؟!

ہمارے خیال میں - اگر اس کے پاس کو اچھا اور مناسب ٹھکانہ اور شرعی محرم نہ ہو جو اس کی دیکھ بھال کرے اور اس کی حالت سنوارے - تو اس کا اپنے خاوند کے ساتھ ہی رہنا مناسب ہے، اور وہ خاوند کو توبہ کرنے کی نصیحت کرتی رہے، اور پھر اس پر استقامت طلاق لینے اور ماں کے گھر میں ماں کے ساتھ رہنے سے آسان و بہتر ہے!!

ہماری اس عزیز بہن کو فیصلہ کرنے سے قبل نتائج کا موازنہ ضرور کرنا چاہیے، اور پھر ایك شر دوسرے سے کم اور آسان ہوتا ہے!!

واللہ اعلم .